REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۴ شوال ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۱۱ امان ۱۳۴۱ ہش ۱۱ مارچ ۱۹۶۲ء نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

نمازِ عید مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قصرِ خلافت میں بہت سے احباب کو شرفِ ملاقات بخشا

ربوہ ——— مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۱ھ ۸½ بجے صبح اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ اس موقعہ پر ربوہ کے علاوہ لاہور، سرگودھا، لائل پور، جوہر آباد، چنیوٹ اور بعض دیگر مقامات سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۷ مارچ ۱۹۶۲ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ایمان افروز خطبہ عید الفطر پڑھ کر سنایا جو حضور نے ۱۷ جولائی ۱۹۵۰ء کو کوئٹہ میں دیا تھا۔ خطبہ سنانے سے قبل آپ نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالی کہ مامور کا زمانہ بھی انتشارِ روحانیت اور خدمتِ دین کے مواقع عام ہونے کے باعث عید کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور اس مامور پر ایمان لانے والے حقیقی عید کے مستحق ہوتے ہیں الرحمٰن میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات پیش کر کے ان کی لطیف تشریح بیان کی۔ خطبہ کے بعد آپ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

نماز عید کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بہت سے احباب کو قصرِ خلافت میں شرفِ ملاقات بخشا ان میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر و وکلاء صاحبان افسران صیغہ جات مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ نیز لوکل انجمن احمدیہ کے عہدیدار، تعلیمی اداروں کے بعض ممبران اسٹاف اور وہ علمائے کرام شامل تھے جنہوں نے امسال رمضان المبارک کے ایام میں پورے قرآن مجید کا درس دینے میں حصہ لیا تھا۔ نیز لاہور، سرگودھا، اور لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لانے والے بعض احباب کو بھی اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خصوصی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سب احباب کو معانقہ کا شرف بخشا۔ اور مختلف امور پر گفتگو فرما کر سب کے دلوں کو خوشی سے معمور فرمایا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

درسِ قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس ہو رہا تھا وہ ۲۹ رمضان ۱۳۸۱ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۶۲ء بروز بدھ نماز عصر کے بعد مکمل ہوا۔ درس کی تکمیل پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں ہزارہا احباب جماعت نے جن میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دنیا میں غلبۂ اسلام، سلسلۂ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے پُرسوز دعائیں کیں۔ اس روز نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب نے قرآن مجید کے ۳۰ویں پارہ کا درس شروع کیا تھا جو نماز عصر تک جاری رہا۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد بھی یہ درس جاری رہا۔ اور ۵ بجے شام کے قریب مکمل ہوا۔ بعد ازاں نہایت پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی ——— اس موقعہ پر اہل ربوہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تحریک پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے ایک کثیر رقم بطور صدقہ جمع کی جو غرباء میں تقسیم کی گئی نیز اگلے روز متعدد جانور بھی بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

ربوہ کی پہاڑیوں پر درخت اُگانے کا منصوبہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاح فرمایا

ربوہ ۶ مارچ۔ محکمہ جنگلات کی طرف سے ربوہ کی پہاڑیوں پر درخت اگانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس کی رسم افتتاح مورخہ ۲ مارچ کو شام کے ساڑھے پانچ بجے ادا کی گئی۔ محکمہ جنگلات کے لاہور ریجن کے کنزرویٹر مکرم میاں صلاح الدین احمد صاحب لاہور سے اور مکرم حنیف صاحب ڈویژنل فارسٹ آفیسر لائل پور معہ اپنے عملہ کے تشریف لائے۔ کنزرویٹر صاحب کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے افتتاح فرمانے کی درخواست کی گئی تھی مگر چونکہ حضرت میاں صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز تھی اس لئے آپ تشریف نہ لا سکے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شام کے ۵½ بجے پرانے لنگر خانہ کے نزدیک والی پہاڑی پر اپنے ہاتھ سے پودا نصب کر کے اور پھر اسے پانی دے کر رسم افتتاح ادا فرمائی۔ اس تقریب میں ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ و وکلاء صاحبان تحریک جدید و ممبران ٹاؤن کمیٹی ربوہ مدعو تھے۔ دوسرا پودا مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے تیسرا پودا مکرم چوہدری فضل احمد صاحب محلہ دار الرحمت شرقی ممبر ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اور چوتھا مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے لگایا اس کے بعد ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مارچ ۶۲ء

خدا تعالیٰ کی آواز

(قسط نمبر ۲)

آج ہر طرف شور ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس زوال میں پڑ گئے ہیں۔ مگر کس طرح چھوڑا ہے؟ انہوں نے اسلامی اخلاق پر فقہی مسائل کی چھان بین کے اتنے پردے ڈال دئے ہیں کہ اب اسلامی اخلاق کہیں نظر ہی نہیں آتا بلکہ اب مسلمان ان ایسی ایسی بحثوں میں پڑے ہوئے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا نہیں۔ آپ اپنی قبر میں زندہ ہیں یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسے مسائل ہیں کہ معلوم تو دینی مسائل ہوتے ہیں مگر ان میں دین کی روح مفقود ہے۔ رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ رفع سبابہ وغیرہ۔ اوپر اوپر چلے جائیے ہمارے اہل علم حضرات دن رات انہی مسائل میں مگن رہتے ہیں۔ عوام ان کا حال دیکھتے ہیں حیرت میں ڈوبے ہوئے شتر بے مہار بنے ہوئے جدھر چاہتے ہیں نکلے جا رہے ہیں کوئی مشرق کی طرف جا رہا ہے تو کوئی مغرب کی طرف پھر ہر طرف شور ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی اخلاق چھوڑ دیا ہے۔ مغربی بداخلاقیاں۔ بے حیائی وغیرہ مردوں اور عورتوں میں در آئی ہیں۔

سوال ہے کہ ایسا کیوں نہ ہو جب آپ نے اسلامی اخلاق کا نمونہ ہی انکی نظروں سے غائب کر دیا ہے تو عوام اسلامی اخلاق سیکھیں کہاں سے۔ ایسے انتشار میں وہ بچارے کریں تو کیا کریں۔ وہ کیونکر پیٹ اور جسمانی آرام و آسائش۔ نمائش و آسائش کی باتیں نہ اپنائیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بس اتنی ہی تھی کہ ان کا سایہ تھا یا نہیں۔ پسینہ سے کس قسم کی خوشبو آتی تھی۔ آپ کی زندگی کا (نعوذ باللہ) کوئی اور پہلو تھا ہی نہیں؟ کیا آپ رحیم و کریم نہیں تھے۔ کیا آپؐ خدمتِ خلق کے مجسم نہیں تھے۔ کیا آپ صلح جو نہیں تھے۔ کیا آپ بھی ہاتھ میں لٹھ لئے پھرتے تھے کہ جس نے آپ سے ذرا اختلاف کیا اس کا سر کچل دیں گے۔ دیکھئے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جب آپؐ نے غار حرا کا واقعہ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سنایا تو آپؓ نے چند لفظوں میں کس خوبی سے آپ کے اوصاف بیان کر دئے۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ آپ کا سایہ نہیں وغیرہ بلکہ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپؐ صلہ رحمی ادا کرتے ہیں۔ آپ خلقِ خدا سے حسن سلوک کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

فقہ وغیرہ کے مسائل۔ احادیث کی چھان بین اور عقائد کا تعین کوئی بُری چیز نہیں۔ یہ نہایت ضروری باتیں ہیں مگر اسلام جس کا نام ہے وہ ان چیزوں کی موشگافیوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ایک غیر مسلم بھی ان علوم میں وقت صرف کر کے کمال حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام دراصل اسلامی اخلاق کا نام ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہم علم فقہ و احادیث کے خواہ دریا بہا دیں تمہارا حال دہریہ برٹرنڈرسل سے بھی بدتر ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اور معاد کو نہ مانتا ہوا ایسے اخلاق کا مظاہرہ کر رہا ہے جو صرف حقیقی خدا پرست کو ہی کرنا چاہیئے۔ مگر آج خدا پرستوں خاص کر مسلمانوں کا اخلاص کیسا ہے۔ ذرا اسکی ایک جھلک مندرجہ ذیل بیان میں دیکھئے شریف فاروق انگلستان میں نوجوان مسلمانوں کے حالات بیان کر کے لکھتے ہیں:-

"مقصود اس تمام داستان سرائی سے اپنی مدح و ستائش نہیں، بلکہ اس حقیقت کی نشان دہی ہے کہ ہمارے ملک کا وہ طبقہ جس نے مستقبل میں وطن عزیز کی باگ ڈور سنبھالنا ہے اس کی ذہنی کیفیت کیا ہے؟ وہ کس طرح بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہے اسی قسم کی فضا میں نے پاکستان میں بھی دیکھی تھی۔ ایک بیزاری، پریشانی، ذہنی انحطاط اور یقین کی کمی۔ اس کی وجوہ تو کئی ایک ہیں اور ان میں سب سے بڑی وجہ قائد اعظم مرحوم و مغفور کے بعد ان کے پایہ کے لیڈر کا نہ ہونا ہے اور دوم ہمارا نظریاتی دیوالیہ پن ہے۔ جب کوئی قوم اپنے مسلک اور اپنی منزل کو گم کر دے تو اسکے نوجوان ایسے ہی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ انکی ہمتیں جواب دے جاتی ہیں اور ان کے عزائم جن کی قوت پہاڑوں کا دل چیر سکتی ہے بجھی ہوئی راکھ بن جاتے ہیں۔

ذہنی انحطاط کیوں

ہمارے نوجوانوں میں جو ذہنی انحطاط ہے اس کی ذمہ داری ان پر نہیں بلکہ حقیقت پسندی سے جائزہ لیں تو یہ کہنا پڑے گا کہ ہمارے ہاں ماضی میں جو بھی برسر اقتدار آیا ہے (چند ایک مخلص افراد کو چھوڑ کر) اس نے آغاز کار میں کیا کیا وعدے نہ کئے لیکن جب عمل کے ترازو میں ان کے دعاوی کو تولا گیا تو بہت کم ایسا ہوا کہ اخلاص و دیانت کا پلڑا بھاری رہا ہو۔ اگر کسی نے اسلام کا نام لیا تو وہ بھی اکثر و بیشتر خود غرضی کے لئے۔ جب ضرورت پوری ہو گئی تو اسلام کو طاق نسیاں پر رکھ دیا اور یہ تو بار بار دیکھنے میں آیا کہ برسر اقتدار عناصر ادھر اسلام کا نام لے رہے ہیں اور عمل اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ جمہوریت کے متعلق دعاوی کا بھی یہی حال رہا۔ زبانی کلامی جمہوریت، جمہوریت پکار رہے ہیں۔ لیکن قدم جمہوریت کے قطعی منافی راہ پر اٹھتے رہے۔ ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہوا کہ پہلے قومی مزاج میں انتشار نے راہ پائی۔ اس کے بعد منافقانہ طرز عمل نے فکری انحطاط پیدا کیا اور وہ قوم جس نے ایک واضح نظریہ کی بنیاد پر ایک ملک کی بنیاد رکھی تھی۔ اور جس سے دنیا کو بڑی امیدیں تھیں، بھنور میں پھنس کر رہ گئی۔ اس کی نوجوان پود پر مختلف احساسات (COMPLEXES) نے یلغار کر دی۔ نفسا نفسی اور ذاتی جلب و منفعت کے سوا کوئی مطمح نظر باقی نہ رہا۔ آزاد قوموں کی وہ خوبی یعنی اعتماد و یقین کی دولت جو درخشاں مستقبل کی طرف رہنمائی کرتی ہے اس کا شدید فقدان دکھائی دینے لگا۔

یہ حالات کسی طرح حوصلہ افزا اور خوش آئند نہیں ہیں اور وہ اصحاب جنہیں اپنے وطن عزیز سے ذرا بھی محبت ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی و تعمیر، خوشحالی و سربلندی کے ساتھ ہم سب کا مستقبل وابستہ ہے وہ ان حالات کو بے حد تشویشناک قرار دیں گے۔ لیکن سوچنا یہ ہے کہ ان حالات کا حل کیا ہے؟" (نوائے وقت ۳/۳/۶۲ ص ۳)

یہ اس قوم کا حال ہے جس کو اپنے مسلمان ہونے پر بڑا فخر ہے +

بہشتی مقبرہ

وہ کیفِ عشق سے معمور مقبرہ کی فضا
زمیں سے تا بفلک نورِ مقبرہ کی فضا

حسین قطاروں میں ہیں محوِ خواب زیرِ زمیں
خدا کے بندے وہ زندہ دلانِ عرش نشیں

مسیح پاک کے انصار چاند کے ہالے
نیازِ عشق کی راتوں میں جاگنے والے

مئے وصال سے مدہوش ہو گئے آخر
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر

یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہلِ جنوں
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں

یہاں خدا کی رضا کے غلام رہتے ہیں
یہ لوگ جن کو فرشتے سلام کہتے ہیں

مری نظر میں ہے جنت نشاں یہاں کی زمیں
خدا گواہ بہشتی ہیں ان گھروں کے مکیں

خوش نصیب کہ منزل کو پا گئے ناہید
خدا کے پاک مسیحا کے پاکباز مرید

عبد المنان ناہید

وصیّت کرنے والوں کا مقام

از مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ربوہ

(۱)

عظیم مقاصد عظیم قربانی چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے بھی انسان کو بے حد تگ و دو اور جد و جہد کرنا پڑتی ہے۔ کیونکہ محنت و مشقت کے بغیر انسان معمولی سی چیز بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسی عظیم ہستی کا حصول جد و جہد، محنت اور کوشش کے بغیر کیسے ممکن ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ومن جاھد فانما یجاھد لنفسہ۔

(العنکبوت ع ۱)

انسان اپنے مفاد کو حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی جد و جہد اور کوشش کرتا ہے۔ نیز فرماتا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ و ان اللہ لمع المحسنین

(العنکبوت ع ۷)

اور جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ تعالیٰ یقیناً محسنوں کے ساتھ ہے۔

خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے جو شخص بھی صحیح رنگ میں کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اور پھر اگر وہ اپنی کوشش صحیح رنگ میں جاری رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو ان اللہ لمع المحسنین۔ وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔

اس راہ میں محض زبانی دعوے کوئی چیز نہیں جو لوگ اس راہ میں قدم مارتے ہیں انہیں قدم قدم پہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا من قبلھم۔ فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔

(العنکبوت ع ۱)

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے۔ حالانکہ جو (لوگ) ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی ہم ایسا ہی کریں گے) سو اللہ (تعالیٰ) ظاہر کر دے گا۔ ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے اور ہمیشہ ایسا ہوتا چلا آیا ہے کہ ایمان کا دعوے کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آزمائشوں اور ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ اس دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

(۱) "اولیاء اور اہل اللہ کا یہی مسلک اور عقیدہ ہوتا ہے سید عبد القادر جیلانی لکھتے ہیں کہ عشق کا خاصہ ہے کہ مصائب آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۸۷)

(۲) سید عبد القادر جیلانی بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ

"جب مومن مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اس پر دکھ اور ابتلا آویں۔ اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قریب موت سمجھتا ہے اور جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے۔ اور قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً کا حکم ہوتا ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ ۱۹۰۳ء)

(۳) "سنت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جو مامور خدا کی طرف سے آتے ہیں ان کے ساتھ ابتلا ضرور ہوتے ہیں۔ پھر میں کیونکر ابتلا کے بغیر آ سکتا تھا۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۹)

(۲)

اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جو نظام وصیت جاری فرمایا ہے۔ جس کے ماتحت وصیت کرنے والے بہشتی محرمات سے پرہیز کرنے والے "سچے مسلمان" کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جائداد کا کم از کم دسواں حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اس کی غرض و غایت بھی یہی قرار دی گئی ہے۔ چنانچہ الوصیت میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔" صفحہ ۹

پھر فرماتے ہیں:۔

"وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلا دے۔ اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔" صفحہ ۱۰

(۳)

جیسا کہ گزشتہ زمانوں میں مامورین و مرسلین کے مخلص متبعین پیش آنے والے ابتلاؤں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوتے رہے۔ اسی طرح اس ابتلا کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یقین تھا کہ جماعت کے مخلص اس آواز پر بھی لبیک کہتے ہوئے خندہ پیشانی سے اسے قبول کریں گے۔ چنانچہ اس یقین کا اظہار اور وصیت کرنے والوں کا بلند مقام بیان فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۲۰، ۲۱)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں، بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"

(ضمیمہ الوصیت صفحہ ۲۲)

ساتھ ہی اس حکم پر توجہ نہ دینے والے احباب کو تنبیہہ فرماتے ہوئے فرماتے ہیں

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلا کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا۔ قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔" (ایضاً صفحہ ۲۲)

اور آخر میں حضور اپنے مخلص متبعین سے خطاب فرماتے ہوئے پھر فرماتے ہیں:

"تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔"

(ایضاً صفحہ ۲۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے حضور کے حکم کے مطابق نظام وصیت میں شامل ہونے والے دوست خدا تعالیٰ کے فضل سے

"بہشتی زندگی" پانے والے "حقیقی مومن" "سابقین اولین" "اپنی ایمانداری" پر مہر لگانے والے "اعلیٰ درجہ کے مخلص" اور "راستباز" ہیں جن پر ابد تک خدا تعالیٰ کی "رحمتیں ہونگی" انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری نسلوں کو بھی ان مخلصین میں شامل ہونے کی سعادت اور اس پر استقامت کی توفیق دے۔ آمین

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳، ۲۴، ۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

پاک ہونے کا ذریعہ

(از مکرم عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

موجودہ زمانہ میں دنیا مغربی خیالات و افکار اور تہذیب و تمدن کی دلدادہ ہے۔ اور روحانی امور کی بجائے ظاہر داری کی طرف زیادہ میلان ہے اور دعا اور اس کی تاثیرات سے منکر ہے۔ جب کسی کو قبولیت دعا پر یقین نہیں تو اس کے دل میں دعا کے لئے کیسے جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا اور اس کی حقیقت اور اہمیت کو پھر زندہ کیا ہے اور دنیا کو قبولیت دعا اور اس کی تاثیرات کے لحاظ سے کئی الٰہی نشان دکھائے ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام نشانات الٰہیہ دعا کے نتیجہ میں ہی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور جس قدر انسان پاک ہوتا ہے اور قبولیت دعا کی شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے خشوع خضوع اور درد اور رقت اور جوش سے دعا کرتا ہے اسی قدر اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور خوارق معجزات کا دروازہ کھلتا ہے۔ دعا کے ذریعہ پاک تبدیلی کرنے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پُردرد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بکا اور تصدق اور صفا اور درد دل سے پُر ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ بچہ شیر خوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے مگر پھر بھی ماں کا دودھ اترنے کے لئے شیر خوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دودھ اترتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ زاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے تا وہ روحانی دودھ اترے اور اسے سیراب کرے۔

غرض پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری بھی ضروری ہے اور نومید مت ہو اور یہ مت خیال کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے۔ مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھادے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۴ نصرۃ الحق)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا اور اس کی اہمیت اور تاثیر کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے۔ جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدائی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے مبارک تم جبکہ تم دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ وار اور ازخود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔۔۔۔۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے۔ جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتی ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔ اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اس کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ اسلام ص۱۸-۱۹)

(یکم نومبر ۱۹۰۴ء سہ شنبہ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق دعا کرنے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں پر بھی یوم مصلح موعود کی تقریب سعید کے موقعہ پر بڑے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد ہوئے جن میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں اور بتایا گیا کہ کس طرح یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود گرامی کے ذریعے پوری ہو کر ہمارے لئے موجب ازدیاد ایمان بن رہی ہے۔

کراچی۔ بھیرہ۔ میرپور خاص سندھ۔ جمال پور جہلم۔ چاٹگانگ (مشرقی پاکستان) پاک پتن۔ ملتان چھاؤنی۔ مینی سر روڈ۔ ڈیرہ غازی خان۔ جھنگ صدر۔ لاڑکانہ۔ سیالکوٹ شہر۔ پشاور۔ بہاول نگر۔ گوجر خان۔ علی پور۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی۔ حافظ آباد۔ لائلپور۔ گجرانوالہ۔ لودھراں ضلع ملتان۔ دینا پور۔ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ گوبکی ضلع گجرات۔ نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ گوٹھ نتھے خان۔ چوہڑکانہ منڈی کوٹ مومن ضلع سرگودھا پنڈی بھاگو۔ ضلع سیالکوٹ۔ تتھووالی چک نمبر ۳۱۲ ضلع لائلپور۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی محمد یٰسین صاحب سابق محرر لنگرخانہ قادیان حال مقیم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کئی روز سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین (محمد یعقوب۔ ربوہ)

۲۔ میرے عزیزان نسیم الرحمٰن۔ تنویر الاسلام۔ فخر اسلام۔ امۃ الرحیم نے امتحانات دیئے ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (نسیمہ بیگم اہلیہ عبدالرحمٰن محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

۳۔ عزیز مظفر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (اقبال احمد بسمل راجن پوری)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ ماجدہ مرحومہ جو کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں مورخہ ۳/۲/۶۲ء بوقت ۷ بجے صبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ بہت نیک پارسا اور خدا ترس موصیہ تھیں۔ عمر ۷۰ سال تھی احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

(صاحبزادہ حبیبۃ اللہ پسر صاحبزادہ عبدالسلام صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں)

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی یاد میں

از مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی ربوہ

۱۹۳۶ء میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی کی نفری دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ اس کمپنی میں بھرتی ہوں عاجز بھی بھرتی ہونے کے لئے قادیان سے ہرچووال بنگلہ پہنچا۔ وہاں حضرت میاں صاحب بھی خلیفہ صلاح الدین صاحب کو ہمراہ لے کر پہنچے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد میجر نکلس صاحب جو کہ ۱۲/۱۵ پنجاب رجمنٹ کے کمانڈنگ آفیسر تھے پہنچ گئے۔ میاں صاحب ان سے ملے اور فرمایا کہ میں احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لئے لایا ہوں۔ میجر صاحب دیکھ کر خوش ہوئے۔ سب سے پہلے عاجز کو بھرتی کرنے کے لئے آگے کیا گیا۔ میجر صاحب نے مجھے دوڑا کر اور ڈاکٹری معائنہ میں فٹ پا کر بھرتی کر لیا۔

جب ہم انبالہ چھاؤنی پہنچے تو حضرت میاں صاحب بھی وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔ آپ نے موقعہ پر پہنچ کر ہم سب کو وردیاں بوٹ وغیرہ دلوا دئے۔ بڑی محبت اور پیار سے پیش آئے۔

دوسرے افسر دوران پریڈ میں اکثر خفگی کا اظہار کرتے اور سخت سست کہتے مگر میں نے حضرت میاں صاحب کے چہرے پر کبھی غصہ کی علامت نہیں پائی۔ بڑے عمدہ پیرائے میں اپنی بات سمجھانے کی کوشش کرتے یہ ایک فوجی آفیسر میں بہت بڑی خوبی ہوتی ہے آپ کی فراست اور دوراندیشی کے انگریز آفیسر بھی قائل تھے۔ ملٹری میں جب مسلمان نوجوان بھرتی ہوتے تو داڑھیاں منڈوانی پڑتی تھیں۔ داڑھی والے کو ان فِٹ کر دیتے تھے۔ مگر حضرت میاں صاحب نے کپتان ہوتے ہوئے شعار اسلامی کا احترام کیا اور باقاعدہ داڑھی رکھی۔ ہر دیکھنے والا پوچھتا تھا کہ یہ کون آفیسر ہے۔ جس نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ حضرت میاں صاحب کو فوجی یونیفارم میں داڑھی بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی۔

فوجی لحاظ سے ایسی عمدہ سیٹنگ فرماتے تھے کہ وہ غلط ثابت نہ ہوتی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مہم پر جمعدار محمد اشرف صاحب گجراتی مرحوم کو پارٹی کمانڈر بنا کر بھیجا جانا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ انکا کمانڈر اعلیٰ صوبیدار عبدالمنان کو مقرر کر کے ان کے ہمراہ بھیجو۔ کمانڈ مقرر کرنے والے کی بھی دلکشی نہ ہونے دی۔ اور مشورہ بھی دے دیا۔ اس مہم میں جمعدار محمد اشرف صاحب شہید ہو گئے۔ اور عاجز نے کمانڈ جاری رکھی اور اس مہم میں کامیابی حاصل ہوئی۔

حضرت میاں صاحب کسی مہم پر بھیجنے سے پہلے جس رنگ میں سمجھاتے اور مشورہ دیتے تھے۔ سو فیصدی وہ مشورہ درست نکلتا۔ جس سے کہ ہمارے حوصلے بڑے ہی بلند ہو جاتے تھے۔ نوجوانوں کو دیکھتے ہی پہلی نظر میں بھانپ جاتے کہ یہ کس کام کے لئے مناسب ہو سکتا ہے۔ ہر نوجوان یہی سمجھتا تھا کہ حضرت میاں صاحب مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ تھی کہ حضرت میاں صاحب انفرادی اور اجتماعی طور پر سب کے ساتھ ہی محبت کرتے تھے۔ اور کسی کو بغیر امتیاز صحیح اور درست مشورہ دیتے تھے۔

عاجز نے ۵۲-۱۹۵۱ء ربوہ میں عینکوں کی دکان قائم کی۔ ربوہ کی گرد و غبار کی وجہ سے ابتدائی حالت یہ تھی کہ متواتر ہفتہ ہفتہ آندھیاں چلتی تھیں۔ اور اس حالت میں عینکوں کی دکان کھولنا مال کو مٹی میں ملانے والی بات تھی۔ ایک دن حضرت میاں صاحب میری دکان پر تشریف لائے۔ دریافت فرمانے لگے کہ کیسا کام چلتا ہے۔ اس کے بعد بڑے قیمتی مشورے دیتے رہتے۔

جلسہ سالانہ کے ایام تھے کہ میرے پاس دکان پر تشریف لائے۔ فرمایا۔ کہ گھر سے عینک کہیں ادھر ادھر ہو گئی ہے اور میں نے جلسہ میں شامل ہونا ہے۔ لہذا فوری طور پر ایک عینک اس نمبر کی بنا دیں۔ میں نے اسی وقت عینک تیار کر دی اور ساتھ عرض کیا۔ کہ اگر بعد میں عینک مل جائے تو آپ شوق سے واپس فرما سکتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب مسکراتے ہوئے فرمانے لگے۔ اگر پرانی مل گئی تو پھر کسی وقت کام دے جایا کریگی نہ صرف وہ عینک ہی خریدی بلکہ بغیر کسی ضرورت کے چار پانچ عینکیں بچوں کے لئے بھی خرید کر لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر تشریف لائے۔ کہ میاں عباس احمد صاحب کے بچے اور ایک اور بچے کے لئے بھی دو عینکیں دے دیں۔ اس کے بعد پھر اپنے ایک خادم کو رقعہ دے کر بھیجا۔ کہ دو عینکیں اور دے دیں۔ میں حیران تھا کہ بلا وجہ بچوں کو سردیوں میں دھوپ کی عینکیں لے کر دے رہے ہیں۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ آپ میری آمد میں اضافہ فرما کر میری حوصلہ افزائی فرما رہے تھے گا ہے بگاہے میری دکان پر تشریف لاتے تھے۔ اور قیمتی مشورے دیتے رہتے تھے

ایک دفعہ میں ملٹری میں بیمار ہو گیا فوراً انگریز ڈاکٹر بلا کر اپنے بنگلے میں مجھے بلایا اور اپنی چارپائی پر لٹا کر ڈاکٹر کو دکھایا اور دوائی لے کر دی۔ حالانکہ میں اس وقت معمولی سپاہی تھا۔ میں دوا کے استعمال اور آپ کے حسن سلوک کی وجہ سے دوسرے دن ہی صحتیاب ہو گیا۔

میں آپ کی کون کونسی خوبی بیان کروں حقیقت یہ ہے کہ آپ میں خوبیاں ہی خوبیاں تھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

صدر انجمن احمدیہ قادیان حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ سکندر آباد کی وفات پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا وجود سلسلہ کے لئے نادر اور نہایت قابل قدر تھا۔ اگرچہ آپ کو معروف اصطلاح کے مطابق صحابیت کا مقام حاصل نہ تھا۔ اور آپ نے خلافت ثانیہ کے ابتداء میں شرف بیعت حاصل کیا تھا۔ لیکن باوجود بعد میں آنے کے آپ کو نیکی۔ تقویٰ۔ خدمت دین کی توفیق اور اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جو والہانہ عشق تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کا وجود صف اول کے مخلصین میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے سلسلہ کی جو تبلیغی اور مالی اعانت فرمائی ہے۔ وہ بھی آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ آپ کے بلند مقام کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد بار اظہار فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں کہ "میں نے دعا کی اور رؤیا دیکھا۔ کہ تخت بچھا ہے۔ جس پر سیٹھ صاحب بیٹھے ہیں۔ جب وہ مجھے ملے اس وقت آسمان کی کھڑکی کھلی اور میں نے دیکھا کہ فرشتے سیٹھ صاحب پر نور پھینک رہے ہیں۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت سیٹھ صاحب کی تبلیغی خدمات کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ایک نہایت مخلص اور نہایت ہی قربانی کرنے والے آدمی ہیں۔ وہ ذاتی طور پر اپنے اموال کا ایک بہت بڑا حصہ تبلیغ کے لئے ٹریکٹ اور رسالے شائع کرنے میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔" پھر آپ فرماتے ہیں "احمدیت سے ان کا عشق بڑھتا گیا۔ اور وہ بڑی سے بڑی قربانی اور ہر رنگ میں قربانی کرتے رہتے ہیں تبلیغ میں اس حد تک انہیں جوش ہے۔ کہ جیسا کہ قرآن شریف میں والنازعات غرقاً کا ارشاد فرمایا گیا ہے یہ مقام انہیں حاصل ہے۔" جب حضور علاج کے لئے ۱۹۵۵ء میں یورپ تشریف لے گئے تو آپ نے محترم سیٹھ صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ انشاء اللہ میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھ ہیں۔ پھر میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبدالرحمان اللہ رکھا مدراس کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے ہیں۔ . . . . آپ آگے آ کر جماعت کو مضبوط کریں اور مرکز قادیان کو مضبوط کرنے کی سعی فرمائیں۔ میں نے اپنا ایک بیٹا ایک بیٹا ایسی وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسکو کام کی توفیق دے۔ اور آپ دونوں مل کر اس وسیع ملک کے باوا آدم ثابت ہوں۔ ایک دن آنیوالا ہے کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں کی روحانی و جسمانی نسل ہوگی۔ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ وفاداری کا سلوک کیا ہے" حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی خدمات اور قربانیوں کی بناء پر آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ممبر بھی نامزد فرمایا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام پر فائز فرمائے۔ اور آپ کی بیگم صاحبہ صاحبزدگان۔ صاحبزادیوں اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو مقدس باپ کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی والہانہ خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ناظر اعلےٰ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مسابقت جو اللہ تعالےٰ کو پسند ہے

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

یہ امر انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ بسا اوقات یہ رجحان انسان کو شدید مشکلات میں مبتلا کر دیتا ہے اور کئی دفعہ یہ شوق انسان کو گناہ کی وادیوں میں لے جاتا ہے۔ لیکن ایک مسابقت ایسی بھی ہے جس میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور جو اللہ تعالےٰ کو بھی پسند ہے اور وہ ہے نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش۔ فرمایا۔ ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات (بقرہ ع ۱۸)

ترجمہ:۔ ہر ایک شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جس پر وہ اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے (لیکن اے مومنو! تمہارا مطمح نظر یہ ہونا چاہیئے کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کیا کرو۔ یہ وہ مقابلہ ہے جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور جس کے نتیجہ میں انسان کے تمام گناہ اور تمام کمزوریاں ڈھانپ دی جاتی ہیں اور ایک نہایت ہی پر مسرت اور خوشگوار زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ آل عمران کے چودھویں رکوع میں فرمایا ہے:۔ وسارعوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ط واللہ یحب المحسنین ۝

ترجمہ:۔ اور تم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جلدی کیا کرو اس بخشش کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی اور اس جنت کی طرف جو تمام آسمانوں اور زمین میں پھیلی ہوئی ہے اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے (یہ پرہیزگار کون لوگ ہیں؟ وہ) جو خوشحالی میں بھی اور تنگدستی میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور غصہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ ایسے ہی محسنوں سے پیار کرتا ہے۔

ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور مومنوں کو لازم ہے کہ اس کار خیر میں پورے جوش اور پوری طاقت سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہا کریں۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں دو مہینوں سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے اور ابھی تک بعض جماعتوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے بہت کم ہے۔ حالانکہ بعض دوسری جماعتیں سو فیصدی تک اپنے بجٹ پورے کر چکی ہیں۔ لہٰذا بڑی بڑی جماعتوں کی فیصدی وصولی کا نقشہ درج ذیل ہے اور خاکسار تمام جماعتوں کو دعوت دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر۔ اس کے برگزیدہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر۔ اپنی نسلوں کی خاطر ——— اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھئے۔ لیکن انہی حدود کے اندر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور اس کی جنت کے وارث بن جائیے۔

نوٹ:۔ اس نقشہ کی تیاری میں ۲۸ فروری تک کی وصولیاں لی گئی ہیں اور صرف سال رواں کے بجٹ کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ جن جماعتوں کے ذمہ سابقہ سالوں کے بقائے ہیں انہیں ان بقایوں کی بے باقی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
	ا - پچاس ہزار روپے سالانہ سے زائد بجٹ والی جماعتیں						
۱	کراچی	۸۶	۷۵	۲	ربوہ (اوسط تمام حلقہ جات)	۷۴	۵۴
۳	لاہور (اوسط تمام حلقہ جات)	۵۸	۳۴	۴	راولپنڈی	۳۸	۱۲
	ب - بجٹ تیس ہزار سے پچاس ہزار روپے سالانہ تک						
۱	لائلپور	۷۴	۶۴	۲	سیالکوٹ شہر	۵۹	۶۳
۳	سرگودھا	۶۲	۵۴	۴	سول لائن (لاہور)	۶۵	۴۹
۵	کوئٹہ	۵۹	۳۰	۶	پشاور	۴۷	۳۲
۷	اسلامیہ پارک لاہور	۵۳	۱۹	۸	ڈھاکہ	۴۶	۲۴
	ج - بجٹ دس ہزار سے تیس ہزار روپے سالانہ تک						
۱	ملتان شہر	۸۳	۸۴	۲	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۸۳	۷۲
۳	شیخوپورہ	۷۱	۷۴	۴	گھٹیالیاں	۷۳	۱۶
۵	منٹگمری	۷۱	۶۳	۶	گجرات	۵۹	۵۷
۷	گوجرانوالہ	۵۳	۴۶	۸	دارالرحمت وسطی (ربوہ)	۷۳	۲۵
۹	حیدرآباد	۵۶	۳۳	۱۰	کنری	۴۰	۴۷
۱۱	مزنگ (لاہور)	۶۵	۱۴	۱۲	گنج مغلپورہ (لاہور)	۴۶	۲۶
۱۳	سنت نگر (لاہور)	۷۴	۴۴	۱۴	چٹاگانگ	۴۰	۱۲
۱۵	کینال پارک (لاہور)	۴۰	۱۱	۱۶	لاہور چھاؤنی	۳۱	۶
۱۷	ٹانڈھی (سندھ)	۴	۳		[illegible]		
	د - بجٹ پانچ اور دس ہزار روپے سالانہ کے درمیان						
۱	دہلی دروازہ (لاہور)	۱۰۰	۹۰	۲	قصور	۸۱	۹۰
۳	بشیرآباد اسٹیٹ	۸۶	۷۴	۴	ایکماڑہ	۶۱	۹۵
۵	کیمبل پور	۷۷	۷۰	۶	دارالصدر شرقی (ربوہ)	۹۷	۴۱
۷	دارالرحمت شرقی (ربوہ)	۶۹	۶۸	۸	وزیرآباد	۶۰	۷۱
۹	نیلا گنبد (لاہور)	۸۲	۴۱	۱۰	جہلم	۶۳	۵۸
۱۱	محمدآباد اسٹیٹ	۴۹	۵۷	۱۲	مردان	۵۹	۳۴
۱۳	ملتان چھاؤنی	۵۱	۵۱	۱۴	بھاٹی دروازہ (لاہور)	۵۰	۴۹
۱۵	نوشہرہ چھاؤنی	۵۵	۴۴	۱۶	اچھرہ (لاہور)	۶۹	۲۵
۱۷	واہ کینٹ	۵۶	۲۹	۱۸	سلطان پورہ (لاہور)	۵۲	۲۹
۱۹	محمد نگر (لاہور)	۳۹	۴۱	۲۰	محمود آباد اسٹیٹ	۲۸	۵۰
۲۱	دارالصدر غربی الف (ربوہ)	۴۶	۲۴	۲۲	کھاریاں	۲۶	۲۲
۲۳	نارائن گنج	۲۸	۱۵	۲۴	رحیم یار خاں	۲۳	۱۸
۲۵	کوہاٹ	۲۶	۲	۲۶	تیج گاؤں	۲۱	۲
۲۷	داؤد خیل	۲۲	+				
	ہ - بجٹ دو ہزار اور پانچ ہزار روپے سالانہ کے درمیان						
۱	بہاول نگر	۱۰۰	۹۴	۲	دارالنصر (ربوہ)	۹۱	۹۶
۳	عزیز پور ڈوگری	۸۵	۱۰۰	۴	دارالبرکات (ربوہ)	۸۹	۹۰
۵	احمدآباد اسٹیٹ	۸۰	۹۳	۶	چک ۱۸ بہوڑو	۷۰	۹۶
۷	منڈی جوہرآباد	۶۷	۹۰	۸	گڑھی شاہو (لاہور)	۷۰	۸۵
۹	دارالصدر جنوبی ب (ربوہ)	۸۲	۷۱	۱۰	آبہ کرم پورہ	۸۲	۷۱
۱۱	گوٹھ غلام رسول	۵۱	۱۰۰	۱۲	منڈی بہاؤالدین	۶۷	۸۳
۱۳	انور آباد	۷۶	۷۴	۱۴	مصری شاہ (لاہور)	۷۰	۷۱
۱۵	سکھر	۶۱	۷۹	۱۶	ڈگری	۵۷	۸۳
۱۷	چک ۱۱۷ چھور	۶۵	۷۴	۱۸	چک ۱۶۷ ای بی سنگلہ	۳۹	۹۴
۱۹	عارف والا	۴۹	۸۲	۲۰	نواب شاہ	۷۴	۵۶
۲۱	ریلوکے	۵۵	۷۵	۲۲	ڈیرہ غازیخان	۷۳	۵۷
۲۳	مانسہرہ	۶۰	۷۰	۲۴	چنیوٹ	۵۶	۶۸
۲۵	چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پورہ	۳۷	۸۶	۲۶	گوجرہ	۳۸	۸۴
۲۷	فیکٹری ایریا (ربوہ)	۶۲	۵۹	۲۸	بدوملہی	۶۴	۵۵
۲۹	دوالمیال	۴۶	۷۱	۳۰	پرانی انارکلی (لاہور)	۵۸	۵۶
۳۱	ڈگری گھمن پنجگرائیں	۶۷	۴۶	۳۲	دارالصدر جنوبی (ربوہ)	۷۸	۳۴
۳۳	سانگلہ ہل	۴۷	۶۴	۳۴	کریم نگر	۵۴	۵۵
۳۵	کرونڈی	۳۱	۷۵	۳۶	ناصرآباد اسٹیٹ	۶۰	۴۶
۳۷	مظفرگڑھ	۶۴	۴۱	۳۸	رسالپور	۷۳	۳۱
۳۹	ادرحمہ	۵۹	۴۳	۴۰	گوجرخان	۵۶	۴۵
۴۱	دارالرحمت غربی (ربوہ)	۶۶	۳۱	۴۲	جڑانوالہ	۳۵	۶۱
۴۳	احمدنگر متصل ربوہ	۳۹	۵۴	۴۴	لالہ موسیٰ	۴۷	۴۶
۴۵	مسن باڈہ	۸	۸۴	۴۶	چک ۴۳۳ ج ب دھیروکے	۳۲	۵۸
۴۷	میرپور خاص	۷۰	۱۹	۴۸	کوہ مری	۴۵	۳۸
۴۹	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۴۸	۲۵	۵۰	راجگڑھ چوبرجی (لاہور)	۶۰	۲۰

نمبر و مقام			نمبر و مقام		
۵۱- ذکوٹہ	۲۳	۵۷	۵۲- ننکانہ صاحب	۴۰	۳۷
۵۳- حافظ آباد	۵۷	۱۳	۵۴- دھرمپورہ (لاہور)	۵۶	۱۳
۵۵- ۱۶۶ مراد	۳۲	۳۶	۵۶- ۱۲۷ ر ب بہلولپور	۳۶	۲۹
۵۷- ڈسکہ	۴۸	۱۵	۵۸- ۸۸ ج ب حیانہ	۲۹	۲۹
۵۹- میانوالی	۳۴	۲۲	۶۰- نارنگ منڈی	۳۶	۱۹
۶۱- بہلولپور	۴۸	۶	۶۲- ایبٹ آباد	۴۰	۱۴
۶۳- اسماعیل آباد	۳۱	۲۱	۶۴- کرتو پنڈوری	۲۸	۲۳
۶۵- برہمن بڑیہ	۲۹	۲۱	۶۶- ۲۳ جنوبی	۳۴	۱۳
۶۷- چارسدہ	۱۳	۳۰	۶۸- ۲۷۶ ر ب گوکھووال	۱۸	۲۱
۶۹- پیراں غائب	۲۶	۱۱	۷۰- گھٹو کے جچہ	۲۶	۹

ناظر بیت المال [illegible]

احسان کا بدلہ احسان میں ہونا چاہیئے

تحریک جدید کے ایک مجاہد کی نیک مثال

مکرم امیر مبشر احمد صاحب طاہر قائد خدام الاحمدیہ پسرور چندہ تحریک جدید ۱۲۱/۱۲ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"آج سے ٹھیک گیارہ ماہ قبل ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء کے دن ہمارے والد بزرگوار میر محمد ابراہیم صاحب اپنے مولا کو پیارے ہوئے تھے یہ انکی ہی شفقت اور تربیت کا اثر ہے کہ ہم گناہگار بھی احمدیت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں"

چنانچہ احسان کا بدلہ احسان کے طور پر مکرم طاہر احمد صاحب نے مرسلہ رقم میں ۱-۵۵ روپے اپنے والدین کی طرف سے ارسال فرمائے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بڑے بھائی صوبیدار میجر ملک مبارک احمد صاحب کو پچھلے دنوں ٹانگ میں سخت چوٹ آئی تھی اب ان کا پلستر اتارا گیا ہے لیکن ورم کی ابھی تک شکایت ہے احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔
ملک منور احمد اسسٹنٹ اکاونٹس افسر مظفر گڑھ

۲- میرے والد حکیم یوسف علی خانصاحب عرصہ دو ماہ سے سخت علیل چلے آرہے ہیں نقاہت بہت زیادہ ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان انکی شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔
نور علی خان محصل حلقہ سول لائن ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

۳- خاکسار کی بیوی چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے صحت کاملہ کے لئے دعا دعا فرماویں۔ (محمد شریف ٹیلیفون آفس گوجرہ)

۴- میرے لڑکے محمد یونس مسعود کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے۔ محمد اسمٰعیل احمدی دوکاندار ریلوے ڈاک خانہ بھکی ضلع شیخوپورہ

۵- میرے عزیز دوست کریم بخش صاحب لاہوری دمہ کے مریض ہیں۔ نیز میرے دوست سید تنویر احمد شاہد بھی عموماً بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں (ماسٹر محمد اسماعیل ٹیلر ماسٹر گونڈ سٹونگ اڈس)

۶- مولوی حسن نیامت صاحب افریقی کی بائیں ٹانگ اتفاقاً بہت جل گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ عبداللہ ماجور بری نیز عزیزم صوفی عبدالغفور صاحب کو درد گردہ کی بہت شدید تکلیف رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں (فضل الٰہی بنگوی غلام محمد آباد شہر لائلپور)

فہرست مجاہدین تحریک جدید ممالک بیرون

قسط دوم

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	مقام	سال ۲۸/۱۸	رقم وعدہ
۱-	شیخ ناصر احمد صاحب	سوئٹزرلینڈ	〃	Rs ۱۰۱-۰۰
۲-	Frl Fatima Holzschuh	〃	〃	S.F ۵۱۰-۰۰
۳-	Herr Rafiq Tschannen	〃	〃	〃 ۲۰-۰۰
۴-	Herr Salam E.K. Mitsch	〃	〃	〃 ۲۵-۰۰
۵-	Frl. Jamila Susstrunk	〃	〃	〃 ۵۰-۰۰
۶-	Herr Omer Flueli	〃	〃	〃 ۵۰-۰۰
۷-	Herr Yahya Rafiq Kahnka	〃	〃	〃 ۲۹-۵۰
۸-	بشیر احمد خان صاحب	انگلستان	〃	£ ۱۰-۰۰
۹-	محمد خان صاحب گجراتی	طہران ایران	〃	۵۰۰-۰۰ ریال
۱۰-	بشیر احمد صاحب سنترا	〃	〃	〃 ۲۵۰۰-۰۰
۱۱-	〃 از طرف والدہ مرحومہ	〃	〃	〃 ۱۵۰-۰۰ 〃
۱۲-	〃 〃 اہلیہ صاحبہ	〃	〃	〃 ۱۵۰-۰۰ 〃
۱۳-	میر عبدالقادر صاحب	〃	〃	〃 ۱۶۰۰-۰۰
۱۴-	اہلیہ صاحبہ 〃 〃	〃	〃	〃 ۲۵۰-۰۰ 〃
۱۵-	صدیقہ صاحبہ بنت 〃	〃	〃	〃 ۸۰-۰۰ 〃
۱۶-	ملک مشتاق احمد صاحب	〃	〃	〃 ۵۵۰-۰۰
۱۷-	عبدالخالق صاحب بٹ	〃	〃	〃 ۵۰۰-۰۰
۱۸-	محمد افضل صاحب صابر	〃	〃	〃 ۱۱۰۰-۰۰
	〃 〃 از طرف آنحضرت صلعم	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰
	〃 〃 حضرت مسیح موعودؑ	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰
	〃 〃 دادی صاحبہ مرحومہ	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰ 〃
	〃 〃 بھاوجہ مرحومہ	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰ 〃
۱۹-	نجمہ پروین صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب صابر	〃	〃	〃 ۲۵۰-۰۰
	〃 از طرف آنحضرت صلعم	〃	〃	〃 ۱۳۰-۰۰
	〃 〃 حضرت مسیح موعودؑ	〃	〃	〃 ۱۳۰-۰۰ 〃
۲۰-	السید صحی القزق	لبنان	〃	۲۵-۰۰ لیرا
۲۱-	السید حسین القزق	〃	〃	〃 ۱۲-۰۰ 〃
۲۲-	السید خواز شہاب	〃	〃	〃 ۵-۰۰ 〃
۲۳-	ابو علی عردانی	〃	〃	〃 ۲۰-۰۰ 〃
۲۴-	نصیر احمد خان صاحب مبلغ	〃	〃	〃 ۶-۰۰ 〃
۲۵-	مرزا جمال احمد صاحب	〃	〃	〃 ۱۲-۰۰ 〃
۲۶-	السید محمد الدرخبانی	〃	〃	〃 ۲۵-۰۰
۲۷-	قریشی مقبول احمد صاحب	آئیوری کوسٹ	〃	۱۲ فرانک
۲۸-	مرزا ادریس محمد صاحب مع اہل وعیال	بورنیو	〃	۶۶-۰۰ ملائی ڈالرز
۲۹-	اہلیہ صاحبہ از طرف والد بدرالدین صاحب مرحوم	〃	〃	۱۰-۰۰
۳۰-	اے پی مصطفےٰ صاحب	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰ 〃
۳۱-	سالیم شاہ صاحب	〃	〃	〃 ۶۰-۰۰ 〃
۳۲-	منصور بن سالیم شاہ صاحب	〃	〃	〃 ۵-۰۰ 〃
۳۳-	رحمت اللہ صاحب	〃	〃	〃 ۵-۰۰ 〃
۳۴-	سکرمان صاحب	〃	〃	〃 ۵-۰۰ 〃
۳۵-	اے بی محمد کنجی	〃	〃	〃 ۳۰-۰۰ 〃
۳۶-	اہلیہ صاحبہ 〃	〃	〃	〃 ۱۰-۰۰ 〃
۳۷-	عبداللطیف صاحب	〃	〃	〃 ۱۰۰-۰۰
۳۸-	محمد شریف تیو صاحب	〃	〃	〃 ۵۹-۰۰ 〃
۳۹-	لکتی احمد صاحب	〃	〃	〃 ۶-۰۰ 〃
۴۰-	محمد عبداللہ صاحب ہنگ غن	〃	〃	〃 ۶-۰۰ 〃
۴۱-	مانڈ قرر یعقوب صاحب	〃	〃	۲۶۰-۰۰

۳

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	مقام	سال ۲۸/۱۸	رقم وعدہ
۴۲-	جبلی صاحب	بورنیو		۷-۰۰ ملائی ڈالرز
۴۳-	محمد یوسف لنکوغن صاحب مع اہلیہ	〃	〃	۱۰-۰۰ 〃
۴۴-	چیف امان صاحب	〃	〃	۲۱-۰۰ 〃
۴۵-	کرمن بن نورالوین	〃	〃	۲۵-۰۰ 〃
۴۶-	محمد یوسف صاحب داماد	〃	〃	۱۲-۵۰ 〃
۴۷-	عبدالہادی مع اہل وعیال	〃	〃	۲۲-۰۰ 〃
۴۸-	عبداللہ توکادی صاحب	〃	〃	۲۳-۰۰ 〃
۴۹-	جعفر بن عبدالہادی صاحب	〃	〃	۵-۰۰ 〃
۵۰-	عباس بن عبدالہادی صاحب	〃	〃	۵-۰۰ 〃
۵۱-	عزیزم رحیم صاحب	〃	〃	۱۳-۰۰ 〃

ربوہ کی پہاڑیوں پر شجر کاری

بقیہ صفحہ اول

معزز مہمانوں اور جملہ حاضرین کے افطار کیلئے ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی محکمہ کی طرف سے پکی سڑک کے کنارے بھی درختوں کی دو قطاریں نصب کی گئی ہیں۔ مکرم چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے اہالیان ربوہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں پودوں کی حفاظت کریں۔ خصوصاً انہیں بکریوں وغیرہ کی دستبرد سے محفوظ رکھکر محکمہ جنگلات سے زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں۔ محکمہ جنگلات خصوصاً اسکے لاہور ڈویژن کے کنزرویٹر میاں صلاح الدین احمد بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ربوہ کی پہاڑیوں کو ہرا بھرا کرنے کے لئے یہ منصوبہ تیار کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اہلِ ربوہ زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں گے جن احباب کے پاس بکریاں ہیں وہ انہیں اس طرف نہیں لائیں گے اور تمام احباب پودوں کی حفاظت کے سلسلہ میں عمومی نگرانی رکھیں گے کہ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔

تقریب کے بعد معزز مہمانوں کو مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر مہمان خانہ ربوہ کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس منصوبہ کو کامیاب کرے اور ربوہ کی خشک اور چٹیل پہاڑیاں جلد ہی سرسبز و شاداب نظر آنے لگیں۔ (نامہ نگار)

سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام

ربوہ میں باسکٹ بال کوچنگ کیمپ کا قیام

ربوہ۔ سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور نے اسال مغربی پاکستان کے چار اہم مقامات پر باسکٹ بال کوچنگ کیمپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ اس سلسلہ میں ربوہ میں بھی ایک کوچنگ کیمپ قائم کیا جا رہا ہے۔ اس کیمپ کے تمام اخراجات سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن لاہور برداشت کرے گی۔ کھلاڑیوں کی تربیت کے لئے پاکستان ائرفورس پبلک سکول سرگودھا کے مسٹر خورشید موتی لال کو نامزد کیا گیا ہے۔

یہ کیمپ ربوہ میں عید سے چند روز بعد سے شروع ہو کر پندرہ دن تک جاری رہے گا۔ روزانہ صبح چھ بجے سے سات بجے تک اور شام کو عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ میں کھلاڑیوں کو تربیت دی جائے گی۔ اس کیمپ میں ربوہ کے تقریباً چالیس نمائندہ کھلاڑی شریک ہو رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

نیزلین اور اسہالی

نیزلین کے متعلق صوبیدار عبدالمنان خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے کھانسی تھی۔ گلہ پکا ہوا جس کی وجہ سے سخت بے چینی تھی۔ نیزلین کی پہلی ہی خوراک میں نمایاں فائدہ ہوا۔

میرے چھوٹے بچے کو دن رات دست شروع تھے۔ "اسہالی" سے ایک ہی دن میں مکمل فائدہ ہو گیا۔

واقعی آپ کی ہومیوپیتھک ادویہ کم خرچ اور مرض سے جلد نجات دینے والی ہیں"۔

شفا ہومیو کی تیار کردہ روزمرہ کی زود اثر مجرب ادویہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے حاصل کریں۔　　قیمت ہر دو ایک ڈیڑھ پچاس پیسے

۵٪ فیصدی کمیشن

سلاجیت خالص (پتھر مومیائی) چالیس سال سے سائنٹیفک طریقہ سے صاف کیا جاتا ہے پاکستان کے مشہور دواخانے اس کے مستقل خریدار ہیں۔ صدہا امراض کا بےمثال تریاق ہے۔ دردِ کمر و مفاصل کے لئے اور دردِ گردہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ ۲۰ تولہ ۵ روپے۔ ۸۰ تولہ ۲۰ روپے ۲۰ تولہ سے کم آرڈر کی تعمیل نہ ہو گی۔

پتہ۔ جڑی بوٹی سپلائی سٹور

مانسہرہ ضلع ہزارہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے + لاہور ڈویژن

[redacted]

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۱۹ مارچ ۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک موصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
۱۔ شاہدرہ نارووال سیکشن پر سری رام پورہ کالا خطائی کے مابین چک سیدا والا کے نام سے ایک ہالٹ کھولنا اسٹیمیٹ نمبر ۳۴ بابت ۱۹۶۱-۶۲ء	۱۲۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	ایک ماہ

۲۔ صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۱۹ مارچ سنہ ۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط کوائف اور ترمیم شدہ شیڈیول آف ریٹ اور تخمینہ کسی بھی یوم کار کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۱۹ مارچ سنہ ۶۲ء سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں تحریر کرنا چاہیئے۔ شور والے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر دہندوں کو نرخوں کا حوالہ تمام پیرا اور میٹریل کے لئے دینا چاہیئے اور ان کو چاہیئے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقعہ پر معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

جن احباب کو مورخہ ۱۱/۳/۶۲ کے بعد اخبار الفضل نہ ملے وہ سمجھ لیں کہ ان کے ایجنٹ کے ذمہ بقایا ہے اور ماہ رواں کا بل بھی اس نے ادا نہیں کیا اس لئے ایجنسی ان کے نام بند کر دی گئی ہے۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اخبار دفتر الفضل سے براہ راست منگوانے کا انتظام فرما لیں۔

(مینیجر الفضل)

قومی

انعامی بونڈ

۲ جولائی ۶۲ء

کی قرعہ اندازی میں شامل ہونے کے لئے انعامی بونڈ آج ہی خریدیئے

سلسلہ

آر

کی فروخت جاری ہے

G.P.P 12/1027　　united

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!